۲۱

ایمان کی برکت

سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک اعرابی جنگ میں شہید ہوگیا اس کو دفن کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سر کے پاس بیٹھے خوش ہو رہے تھے۔ پھر سرکار نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش تو میں اس کے مرتبے اور مقام کو دیکھ کر ہو رہا ہوں جو مقام اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور چہرہ اس لئے پھیر لیا ہے کہ اس کی جنتی بیوی جنتی حور اس کے سر کے پاس کھڑی ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۸۴)

۲۲

صحابیت کی برکت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا وہاں دیکھا کہ میرا صحابی جعفر طیار فرشتوں کے ساتھ اُڑتا جا رہا ہے اور میں نے اپنے چچا حمزہ کو دیکھا کہ وہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ (شرح الصدور ۸۳)

﴿۲۳﴾

﴿ایمان کی برکت﴾

جب سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور جنازہ اٹھا تو لوگ انبوہ کے انبوہ اُمڈ پڑے۔ اس شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ جب اس یہودی نے شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لئے نکلا۔ جب اس یہودی نے جنازہ کو دیکھا تو اس نے جنازہ میں شریک لوگوں سے پوچھا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو۔ لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کچھ لوگ قطار در قطار آسمان سے اترتے ہیں اور جنازہ سے برکت حاصل کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ پھر وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔

﴿روض الریاحین صفحہ ۲۱۱﴾

﴿۲۴﴾

﴿عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت﴾

عاشق رسول سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا کراچی میں وصال ہوا وہاں سے جنازہ مبارکہ

فیصل آباد لایا گیا۔اسٹیشن سے جنازہ جب اٹھایا گیا اور کچہری بازار سے جنازہ شہر میں داخل ہوا تو بہت سے لوگوں نے دیکھا کہ جنازہ پر نور کی بارش ہورہی ہے۔یہ ہے نیکی کا انجام جو کہ قبر میں پہنچنے سے پہلے ہی ظاہر ہوا ہے۔

﴿۲۵﴾

﴿برزخی زندگی﴾

مولانا احسن نظامی جو کہ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔انہوں نے بیان کیا بلکہ انہوں نے یہ کرامت پمفلٹ کی صورت میں چھاپ کر تقسیم کی۔بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میری گفتگو ایک مخالف عقیدے والے کے ساتھ ہوگئی۔میں نے اپنے دلائل دیتے ہوئے بخاری شریف کی ایک حدیث پاک کا حوالہ دیا۔اس پر میرے مدِ مقابل نے حوالہ طلب کیا یعنی جو حدیث آپ نے بیان کی ہے مجھے دکھاؤ۔میں نے صحیح بخاری کی ورق گردانی کی مگر مجھے وہ حدیث پاک نہ مل سکی۔میں نے اپنے مد مقابل سے کہا میں کل حدیث پاک دکھادوں گا۔ رات عشاء کی نماز کے بعد میں نے بخاری شریف کی ورق گردانی شروع کر دی۔یوں ہی رات کا کافی حصہ گزر گیا مگر مجھے وہ حدیث پاک نہ مل سکی۔

فکر دامنگیر ہوئی کہ کل مدمقابل کو کیا جواب دوں گا۔ میری آنکھ لگ گئی میں سو گیا تو خواب میں حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ مجھ سے پوچھا مولانا آپ پریشان کیوں ہیں؟ میں نے عرض کیا فلاں حدیث نہیں مل رہی جس کی وجہ سے پریشانی لاحق ہے۔ یہ سن کر فرمایا بندہ خدا کیوں پریشان ہوتے ہو دیکھو بخاری شریف کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ فلاں سطر پر یہ حدیث پاک موجود ہے۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ میں نے وضو کیا بخاری شریف نکالی جب وہی صفحہ نکالا تو مجھے وہ حدیث مل گئی۔

یہ ہے وہ حیات طیبہ وہ پاک زندگی جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں، ولیوں کو عطا کرتا ہے اور یہ ہے نیکی کا انجام۔

۲۶

غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک لڑکا جنگ میں شہید ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے خواب میں ملا۔ میں نے پوچھا بیٹا تو فوت نہیں ہو گیا تھا؟ بیٹے نے کہا ابا جی میں فوت نہیں ہوا بلکہ شہید ہوا تھا اور میں زندہ ہوں مجھے

دربارِالٰہی سے رزق بھی دیا جاتا ہے۔ پھر میں نے بیٹے سے پوچھا کیسے آنا ہوا تو اس نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا وصال ہوا ہے اور آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، صدیق، شہید عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں اور میں بھی جنازہ میں شریک ہوا۔ اب میں آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ ﴿روض الریاحین صفحہ ۲۱۰﴾

﴿۲۷﴾

﴿ایمان کی برکتیں﴾

ایک مجلس میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت میں مومنوں کو بہتر ﴿۷۲﴾ حوریں ملیں گی۔ ایک اعرابی سن رہا تھا وہ بولا اے اللہ کے نبی اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا مجھے بھی حوریں ملیں گی؟ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔ وہ رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر مسلمان ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اعرابی فوت ہو گیا اور اسے شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں اتارا اور جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے باہر تشریف لائے تو ہونٹوں مبارکہ پر مسکراہٹ تھی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرمانے کا سبب کیا ہے؟ امت

کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کے ساتھ بہتر ﴿۷۲﴾ حوروں کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی قبر میں بہتر ﴿۷۲﴾ حوریں موجود ہیں۔ ﴿......﴾

نوٹ:

یہ واقعہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا مگر اب نسیان کی وجہ سے یاد نہیں آرہا کہ وہ کون سی کتاب تھی اسی لیے بریکٹ والی جگہ خالی چھوڑ دی ہے بعد میں اگر حوالہ مل گیا یا کسی اور صاحب کی یاد میں ہوا تو اطلاع ملنے پر درج کر دیا جائے گا۔

﴿۲۸﴾

﴿صحابیت کی برکتیں﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں ۱۹۶۸ء کا واقعہ ہے میں سعودی عرب میں فزیشن کے طور پر بریدہ کے مقام پر کام کر رہا تھا۔ میں جمعہ کے دن مدینہ منورہ زیارت کے لئے گیا۔ وہاں ایک ڈاکٹر دوست کے ہاں قیام کیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب بیمار تھے اور کافی مریض ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے مریضوں کو دیکھنے کے لئے کہا۔ میں نے مریضوں کو دیکھا

اور فارغ کر دیا۔ان مریضوں میں ایک بوڑھا بدو مجھے اُحد پہاڑ کے پاس مریض دیکھنے کے لئے لے گیا۔شہدائے اُحد کے پاس ہی خیمہ تھا جس میں مریض تھا۔ میں نے مریض کو دیکھا اور نسخہ لکھ دیا۔زاں بعد وہ بدو مجھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر لے گیا اور بتایا کہ آج سے پچاس برس پہلے حضرت حمزہ کی قبر مبارک نیچے وادی میں تھی ۔ایک مرتبہ زبردست بارش ہوئی ۔حضرت حمزہ کی قبر مبارک زیرآب آگئی ۔شریف مکہ جوان دنوں حجاز کے حکمران تھے ان کو خواب میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی اور حضرت حمزہ نے شریف مکہ سے کہا مجھے بارش کا پانی تنگ کر رہا ہے اس کا بندوبست کرو۔شریف مکہ نے علماء کو بلا کر مشورہ کیا اور قبر کو کھودا گیا۔دیکھا تو واقعی اس میں پانی رس رہا ہے ۔چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو اونچی جگہ منتقل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔اس بوڑھے بدو نے بتایا کہ میں بھی ان قبر کھودنے والوں میں شامل تھا۔کھدائی کے دوران کدال کی معمولی سی ضرب غلطی سے حضرت حمزہ کے ٹخنے مبارک سے جا لگی ۔یہ دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے کہ وہاں سے تازہ خون جاری ہو گیا ۔پھر اس پر پٹی باندھی گئی اور حضرت حمزہ کے جسم مبارک کو کھولا گیا تو دیکھا کہ جسدِ مبارک کے نچلے حصہ میں کفن موجود ہے اور زخموں سے تازہ خون رس رہا ہے۔آنکھ

کھلی ہوئی ہے وہاں موجود سب لوگوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور اسی حالت میں آپ کے جسدِ مبارک کو پرانی قبر سے نکال کر اونچی جگہ دفن کر دیا گیا۔ ﴿روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء﴾

﴿۲۹﴾

﴿درود شریف کی برکتیں﴾

سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے ''باقیات صالحات'' میں لکھا ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھے بتایا تیرے نانا جان جن کا اسم شریف محمد تھا انہوں نے مجھے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا اس میں لکھا ہو گا کہ یہ محمد کے لئے آگ سے برأت نامہ ہے اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ جب تیرے نانا جان فوت ہو گئے اور ان کو غسل دے دیا گیا اور کفن پہنایا گیا تو کفن پر ایک کاغذ سبز رنگ کا گرا اس پر لکھا ہوا تھا هذه برأة محمد العامل بعلمه من النار. اور اس کاغذ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے بھی پڑھو سیدھا ہی لکھا ہوا نظر آتا تھا۔

پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا

تھا تو امی جان نے بتایا ان کا عمل دائمی ذکر اور درود شریف کی کثرت تھا۔

اللھم صل وسلم وبارک علےٰ حبیبک رحمۃ للعالمین وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

﴿۳۰﴾

﴿درود شریف کی برکت﴾

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا اور وہ کچھ دنوں کے بعد خواب میں مجھ سے ملا تو میں نے اس سے پوچھا اے میرے ہمسائے تیرا کیا حال ہے اور تیرے ساتھ قبر میں کیا کچھ پیش آیا ہے اس نے کہا حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں میرے ساتھ قبر میں بڑے بڑے ہولناک منظر پیش آئے اور منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت مجھ پر بڑا ہی مشکل تھا حتی کہ میں نے گمان کیا شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے پکڑنے کا ارادہ کیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان سے ایک نہایت ہی نوری انسان پیدا ہو گیا جس کے جسم سے خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور مجھے فرشتوں کے سوالوں کے جوابات بھی سکھاتا گیا اور میں پاس ہو گیا ﴿ پھر مجھے نہیں پتہ چلا کہ کہاں

گئے وہ عذاب والے فرشتے اور کہاں گئے منکر نکیر ﴾ پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں میری مصیبت میں میری دستگیری کرنے والے اور مشکل میں کام آنے والے تو اس نوری انسان نے فرمایا میں وہ درود پاک ہوں جو کہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا اور میری ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ تیری ہر مشکل میں دستگیری کروں ﴿ لہٰذا میں قبر میں تیرے ساتھ حشر میں بھی تیرے ساتھ پل صراط پر تیرے ساتھ اور تجھے جنت پہنچا کر ہی آؤں گا ﴾

اللھم صل علی النبی المختار سید الابرار زین المرسلین الاخیار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار.

اے میرے مسلمان بھائی کیا ہمیں بھی ضرورت ہے کہ اس جانکاہ حالت میں ہماری بھی کوئی دستگیری کرے ہمیں بھی کوئی سوالوں کے جوابات پڑھاتا جائے اگر ہے ضرورت تو آؤ آج ہی کمر بستہ ہو کر درود شریف کو تعداد مقرر کر کے اپنے اوپر لازم کرلیں۔ واللہ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل۔

﴿۳۱﴾

﴿ درود شریف کی برکت سے قبر جنت کا باغ بن گئی ﴾

ایک آدمی جو کہ محبت وشوق سے کثرت سے درود شریف پڑھا

کرتا تھا وہ کاروبار کے سلسلہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں کچھ دنوں کے بعد بیمار ہو کر فوت ہو گیا اور مسلمانوں نے اسے غسل دیا کفن پہنایا جنازہ پڑھا اور قبرستان لے گئے اور جب دفن کرنے لگے تو وہاں پر ایک اللہ تعالیٰ کا ولی بھی پہنچ گیا جس کی دل کی آنکھیں روشن تھیں اور جب لوگ دفن کر کے قبر برابر کر کے واپس لوٹے تو وہ ولی اللہ وہیں پر ٹھہرے رہے اور دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ منکر نکیر آئے اور معمولی سا حساب ہوا ﴿خانہ پری کے طور پر﴾ پھر قبر نے کھلنا شروع کر دیا اور وہ قبر تا حد نگاہ کھل گئی فراخ ہو گئی پھر دیکھا کہ ملک الموت علیہ السلام کبھی جنت سے لا کر قالینیں بچھاتے ہیں کبھی قندیلیں لٹکاتے ہیں کبھی فرش فروش لئے آرہے ہیں گویا اس کی قبر جنت کا باغ بن گئی ﴿جیسے کہ حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار (اوکما قال) یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی﴾

پھر اس اللہ والے نے جب دیکھا کہ اس بندے کی قبر جنت کا باغ بن گئی تو انہیں رشک آیا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی قبر عطا کرے ﴿دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ رشک عطا کرے اور ہم بھی کثرت سے محبت سے

درود شریف پڑھ پڑھ کر اپنی قبروں کو جنت کا باغ بنالیں ۞ اور جب اللہ والے نے دل میں یہ خیال کیا تو ملک الموت علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا جیسے یہ بندہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا آپ بھی کثرت سے درود پاک پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس سے بہتر قبر عطا کرے گا۔

والحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالىٰ علىٰ من اتخذه الله حبيبا في الدنيا والاخرة وعلىٰ آله واصحابه اجمعين .

﴿بدی کا انجام واقعات کی روشنی میں﴾

﴿۱﴾

﴿نماز نہ پڑھنے کا وبال﴾

عہد صدیقی میں ایک شخص فوت ہوا جب اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے دیکھا اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی ہے۔جب کفن کی گرہ کھولی تو دیکھا ایک زہریلا سانپ ہے جو اسے ڈس رہا ہے ﴿ڈنگ مار رہا ہے﴾۔لوگوں نے اسے مارنا چاہا۔سانپ نے کلمہ پڑھا اور کہا اے لوگو! تم مجھے کیوں مارتے ہو حالانکہ میں اپنے آپ نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا ہوں اور اسے قیامت تک ڈستا رہوں گا۔لوگوں نے پوچھا اے سانپ اس کا جرم کیا تھا جس کی وجہ سے اسے یہ عذاب دیا گیا ہے۔سانپ نے بول کر کہا اس کے تین جرم تھے:

﴿۱﴾ یہ اذان سن کر مسجد نہیں آیا کرتا تھا۔

﴿۲﴾ مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تھا۔

﴿۳﴾ علماء کرام کی بات نہیں سنتا تھا۔

﴿درۃ الناصحین صفحہ ۱۳۹﴾

۲

دین سے دوری کا انجام

ایک شخص مرگیا جب لوگ اس کے لئے قبر کھودنے گئے اور وہاں گڑھا کھودا تو گڑھے کے اندر سے ایک زہریلا سانپ نکلا۔ قبر کھودنے والوں نے قبر بند کرکے دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں سے بھی سانپ نکلا حتیٰ کہ تیس جگہ قبر کھودی تو تیس جگہ ہی سانپ نکلا۔ آخرکار ایک شخص نے کہا اے سانپ ہم جان گئے ہیں کہ تو اپنے آپ نہیں آیا اگر تیرے ذمہ کوئی ڈیوٹی ہے تو ہمارے ذمہ بھی ڈیوٹی ہے۔ ہمیں ہماری ڈیوٹی پوری کرلینے دے کہ ہم قبر کھود کر میت کو لاکر دفن کرلیں پھر تو اپنی ڈیوٹی پوری کرتا رہ۔ یہ سن کر سانپ غائب ہوگیا اور جب قبر کھود کر اس میت کو قبر میں رکھا تو دیکھا سانپ پھر موجود ہے۔ پھر جلدی جلدی مٹی ڈال کر توبہ توبہ کرتے ہوئے لوگ واپس آگئے۔ (روض الریاحین صفحہ ۱۹۹)

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی دیکھ کہ نماز کی کتنی برکت ہے لیکن اکثر مسلمان نفس وشیطان کے پیچھے لگ کر اپنی قبروں کو دوزخ کا گڑھا بنا رہے ہیں سچی توبہ کر کے اپنی قبر کو جنت کا باغ بنالیں۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق ونعم الوکیل

۳

خواہشات کی پیروی اور دین سے دوری کا انجام

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ مانسہرہ کے علاقے میں ہم نے لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ ایک شخص نے کہا میں نماز کے وقت آؤں گا اور عذاب قبر کا ایک واقعہ سناؤں گا۔ نماز ظہر کے بعد وہ آیا اور واقعہ سنایا کہ میں ایک ریٹائرڈ فوجی ہوں۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و ہند کی جنگ کے دوران ایک قبرستان میں اسلحہ کا ڈپو عارضی طور پر بنایا گیا۔ وہاں پہرہ دینے والوں میں میری بھی ڈیوٹی تھی۔ ایک روز دن کا وقت تھا میں نے قبرستان میں گھومنا شروع کر دیا۔ میں ایک پرانی قبر کے پاس سے گزرا تو یوں محسوس ہوا جیسے کہ قبر کے اندر سے ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز آرہی ہے تو میں نے بندوق کے بٹ کے ساتھ قبر کی اینٹیں ہٹائیں تاکہ دیکھوں کہ یہ آواز کیسی ہے۔ جیسے جیسے میں مٹی ہٹاتا گیا آواز اور تیز ہوتی گئی۔ میری دلچسپی اور خوف بھی بڑھتا گیا۔ دن کا وقت تھا روشنی خوب پھیلی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کے اندر انسانی ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے اور اس پر چوہے کی شکل کا ایک جانور بیٹھا ہوا ہے وہ جانور جب اپنا منہ اس ڈھانچے پر مارتا ہے تو سارا ڈھانچہ اکڑ جاتا ہے اور ہڈیوں کے ٹوٹنے اور اس کے چیخنے کی آواز آتی ہے ۔ میرے سامنے اس جانور نے تین

مرتبہ اپنا منہ ہڈی پر مارا۔ مجھے بہت ترس آیا کہ یہ جانور مردے کو تکلیف دے رہا ہے۔ چنانچہ میں نے رائفل سے جب اس جانور کو مارنے کا ارادہ کیا تو وہ مٹی میں چھپ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور مٹی سے نکل کر میری طرف لپکا۔ مجھ پر کچھ ایسی دہشت طاری ہوئی کہ میں اسے مارنا بھول گیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ کافی دور جانے کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا تو جانور میرے پیچھے تیزی سے بھاگا آرہا ہے۔ قریب ہی پانی کا ایک جوہڑ ﴿تالاب﴾ تھا۔ اس جانور سے بچنے کے لئے میں اس جوہڑ میں داخل ہو گیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ جانور جوہڑ کے کنارے پر آکر رک گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنا منہ پانی میں ڈال دیا۔ یکا یک پانی کھولنے لگ گیا۔ میں بھاگ کر جوہڑ سے باہر نکلا تو میری ٹانگیں جل رہی تھیں اور جلد سرخ ہو چکی تھی اور آبلے ﴿چھالے﴾ پڑ گئے تھے درد کی شدت سے میرا چلنا محال ہو چکا تھا میں نے اپنے ساتھی فوجیوں کو آواز دی وہ آئے اور مجھے اُٹھا کر ایبٹ آباد ہسپتال میں داخل کرادیا گیا۔ وہاں سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو مجھے راولپنڈی کے بڑے فوجی ہسپتال ﴿جی۔ایم۔ایچ﴾ میں منتقل کیا گیا۔ پھر اس فوجی نے ہمیں اپنی ٹانگیں دکھائیں جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

﴿روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء﴾

اے میرے مسلمان بھائی غور وفکر کا مقام ہے کہ عذاب الٰہی کتنا سخت ہے۔ دنیا میں جب دیگ پکائی جاتی ہے اس میں بیس پچیس سیر پانی ہوتا ہے اس کے نیچے لکڑیاں جمع کر کے تیز آگ جلائی جاتی ہے۔ پھر بھی پانی ابلنے میں تقریباً آدھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ مگر عذاب الٰہی کا جانور جب اس نے تالاب میں منہ ڈالا تو فوراً پانی ابلنے لگ گیا۔ حالانکہ نا معلوم اس جوہڑ ﴿تالاب﴾ میں کتنے من پانی تھا۔ سچ ہے ان بطش ربک لشدید. یعنی اے بندے تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب سے بچائے اور عذاب الٰہی سے بچنے کے کام کرنے کی توفیق عطا کرے ہمیں نماز، روزہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی اور درود شریف کی کثرت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

﴿۴﴾

﴿مسجد ہی پناہ گاہ ہے﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے کہ میں ایم بی بی ایس کے دوسرے سال میں تعلیم حاصل کر رہا تھا ہمیں تشریح الابدان ﴿اناٹومی﴾ کا مضمون پڑھنے کے لئے انسانی ہڈیوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ کالج ابھی نیا نیا بنا تھا اور ہڈیوں کا ذخیرہ بہت محدود تھا۔ چنانچہ میرے چند ساتھیوں نے

نشتر میڈیکل کالج کے ساتھ والے قبرستان جو ان دنوں قلعہ والا قبرستان کہلاتا تھا کی طرف رجوع کیا۔قبرستان کے مجاور سے جا کر بات کی کچھ پس و پیش کے بعد وہ بائیس روپے میں پورے انسانی ڈھانچے کو فراہم کرنے پر رضا مند ہو گیا۔لڑکے رات کو بوری اور بائیس روپے مجاور کو دے آتے اور اگلے دن ان کو پورا ڈھانچہ ہڈیوں کا مل جاتا۔مجاور کا یہ کاروبار چلتا رہا۔کچھ عرصہ کے بعد مجھے انسانی کھوپڑی کی ضرورت پڑی میں قبرستان گیا اور مجاور سے ملا وہ اس وقت مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔میرے اصرار کے باوجود اس نے انسانی کھوپڑی فراہم کرنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا چند دن قبل جب میں نے ایک قبر کھولی تو قبر میں سے آگ کا ایک شعلہ نکلا جس نے میرا پیچھا کیا۔مجاور نے مزید بتایا کہ میں پوری تیزی کے ساتھ جان بچانے کے لئے بھاگا مگر آگ نے میرا پیچھا نہ چھوڑا اور جب بھاگتے بھاگتے میں مسجد میں داخل ہوا تو وہ شعلہ واپس چلا گیا۔پھر میں نے سچی توبہ کر لی کہ کبھی قبروں کی توہین نہیں کروں گا۔ ﴿روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء﴾

اے میرے مسلمان بھائی مسجد ہی ایک ایسی پناہ گاہ ہے جہاں انسان پہنچ کر عذاب الٰہی سے بچ سکتا ہے۔

ابوسعید غفرلہٗ

﴿۵﴾

جنگ اخبار ۲۳ مارچ ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں خبر شائع ہوئی کہ مردان کے نواحی علاقے تلاش ﴿گاؤں کا نام ہے﴾ کے قبرستان کی ایک قبر سے آگ کے زبردست شعلے اُٹھے جن کی روشنی آسمان تک دیکھی جاسکتی تھی۔ شعلوں کی حدت قبرستان کے تمام ایریا میں پھیل گئی۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ روز شام کے وقت تلاش کے قبرستان کی ایک نامعلوم پرانی قبر سے آگ کے زبردست شعلے بلند ہوئے جو کہ ایک گھنٹہ تک اُٹھتے رہے۔ شعلے قبر کے ساتھ ایک بڑے سوراخ سے نکل رہے تھے۔ قریبی آبادی کے لوگوں نے جب اپنی آنکھوں سے شعلے بلند ہوتے دیکھے تو کلام الٰہی کی تلاوت اور دعائیں پڑھنا شروع کردیں جس سے آگ ہلکی پڑگئی۔ جب لوگ قبر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ قبر کے ساتھ بڑے سوراخ سے آگ نکل رہی ہے۔ سوراخ پر اینٹ رکھ دی گئی اور اس پر مٹی ڈال دی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ فرمایا ہے **لا تستوی الحسنة ولا السيئة** . یعنی نیکی بدی برابر نہیں نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بیدار کرے۔

ابوسعید غفرلہٗ

﴿۶﴾

﴿نماز سے غفلت اور پیشاب سے نہ بچنے کا انجام﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں احمد پور شرقیہ ﴿پاکستان﴾ کی ایک نیک خاتون ایک دینی مدرسہ کی مہتمم تھی۔ اس کو ایک لاعلاج مرض لاحق ہو گیا میرے پاس بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہوئی اور وہیں فوت ہو گئی۔ اس کے علاج پر اُٹھنے والے اخراجات کراچی سے ایک حاجی صاحب بھیجا کرتے تھے۔ جب ان حاجی صاحب کو خاتون کے فوت ہونے کی خبر پہنچی تو وہ آئے اور اس نیک خاتون کی قبر پر گئے۔ واپس آکر مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس بی بی کی قبر پر خاص رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔ دوسرے دن پھر حاجی صاحب موصوف ﴿جن کو کشفِ قبور بھی حاصل تھا﴾ قبرستان گئے اور جب واپس لوٹے تو بہت غمگین تھے۔ آتے ہی رونا شروع کر دیا۔ کھانا پینا بند کر دیا اور کمزور ہوتے گئے۔ ایک ان کے داماد مجھے ان کے پاس لے گئے جب میں وہاں گیا تو دیکھا کہ حاجی صاحب سر بسجود ہیں اور آہ وزاری کے ساتھ استغفار میں مشغول ہیں۔ جب میں نے حاجی صاحب سے اصرار کر کے رونے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ کل بی بی صاحبہ مرحوم کی قبر کی حالت دیکھی جو کہ اچھی تھی اور آج دوسری قبر کو کشف کی نظر سے دیکھا معلوم ہوا کہ وہ قبر

آگ سے بھری ہوئی ہے بلکہ بہت سارے مردے آگ میں تڑپ رہے ہیں کسی قبر میں آگ کم ہے اور کسی میں زیادہ اور میں نے دیکھا کہ پورے قبرستان میں صرف تین قبریں آگ سے محفوظ ہیں۔ اس لئے رورو کر استغفار کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں میں نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ قبروں میں آگ کیوں بھر جاتی ہے؟ تو حاجی صاحب نے بتایا نماز چھوڑنے کی وجہ سے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے آگ بھر جاتی ہے۔

حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

﴿ ۷ ﴾

﴿نماز میں سستی کا انجام﴾

الزواجر میں ہے ایک شخص کی ہمشیرہ فوت ہوگئی۔ جب اسے دفن کر کے واپس لوٹے تو اس کے بھائی کی ﴿نقدی والی﴾ تھیلی نہ ملی اسے یاد آیا کہ وہ تو قبر میں رہ گئی ہے۔ اس نے ایک دوست کو ساتھ لیا اور قبر پر گئے جب مٹی نکالی تو تھیلی مل گئی۔ پھر اس نے دوست سے کہا تو ذرا پیچھے ہو جا تاکہ میں دیکھوں میری بہن کا کیا حال ہے۔ جب اس نے اینٹ اٹھائی تو دیکھا کہ قبر میں آگ بھڑک رہی ہے۔۔ ساری قبر میں آگ ہی آگ ہے۔ اس نے جلدی سے اینٹ رکھ کر قبر بند کر دی اور توبہ استغفار کرتا ہوا گھر آیا۔ آ کر اپنی

ماں سے پوچھا میری بہن کا عمل کیسا تھا؟ ماں نے کہا بیٹا تو کیوں پوچھتا ہے بیٹے نے ماجرا کہہ سنایا سن کر ماں بھی روئی اور بتایا تیری بہن نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر کے پڑھتی تھی۔ ﴿الزواجر صفحہ ۱۲۷/شرح الصدور صفحہ ۸۳﴾

﴿۸﴾

﴿بدکاری (زنا) کا وبال﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر صاحب ایک وارڈ میں بطور رجسٹرار کام کرتے تھے۔ اس ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ۱۹۶۱ء کا واقعہ ہے میں نے رات کو ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے میں چھ مہینے بیمار رہا۔ خواب یوں ہے کہ مجھے ایک قبر کے اندر لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ قبر کے اندر مردہ تڑپ رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مردہ سخت اذیت میں ہے۔ اس کا منہ کھلا ہے مگر منہ سے آواز نہیں نکلتی۔ بازو اور ٹانگیں شدید درد کی وجہ سے تھرا رہے تھے۔ کافی دیر تک یہ حالت رہی۔ جب کچھ سکون ہوا تو تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا ایک شخص ایک چمکدار چابک جیسی چیز اس مردے کے پیشاب کی نالی میں داخل کر رہا ہے جس کی اذیت سے وہ مردہ پھر تڑپنے لگ گیا، مردہ کی تکلیف اور اذیت دیکھ کر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اس میت کو عذاب کس وجہ سے دیا جا رہا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ مردہ دنیا میں

بدکاری ﴿زنا﴾ کیا کرتا تھا اور جب سے یہ مرا ہے اسے یہی عذاب دیا جارہا ہے۔ میں کافی دیر تک یہ معاملہ دیکھتا رہا۔ مجھے مردے کی یہ حالت دیکھ کر بہت رحم آیا میں ابھی یہ سزا دیکھ ہی رہا تھا کہ کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ویسی ہی چمکدار چیز میری پیشاب والی نالی میں داخل کر دی جس سے مجھے باس شدت کی تکلیف ہوئی کہ ماہیءِ بے آب کی طرح تڑپنے لگ گیا۔ آج بھی مجھے جب وہ منظر یاد آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہر حال کافی دیر تک میں تڑپتا رہا۔ جب میری آنکھ کھلی تو اپنے بستر کو گیلا پایا اور تکلیف کی شدت ابھی تک محسوس ہو رہی تھی میں سمجھا کہ شاید پیشاب نکل گیا ہے لیکن دیکھا کہ تکیہ تک پانی سے بھیگا ہوا ہے ﴿شدت تکلیف کی وجہ سے پسینہ بہ پڑا تھا﴾ اس کے بعد جب میں نے پیشاب کیا تو وہ خون کی طرح سرخ تھا اور پھر یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا اور میں اس دوران بہت کمزور ہو گیا۔ ہر قسم کی لیبارٹری ٹیسٹ گردے مثانے کے ایکسرے وغیرہ کرائے کئی ڈاکٹروں سے مشورے کیے اور علاج کرایا لیکن نہ تو بیماری کسی کی سمجھ میں آئی اور نہ ہی افاقہ ہوا۔ آخر کار دعا، توبہ، استغفار کی طرف متوجہ ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی۔

﴿روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء﴾

۹

بدکاری (زنا) کا انجام

روزنامہ پاکستان جون ۲۰۰۱ء میں واقعہ شائع ہوا کہ ملکہ ہانس کے گاؤں احمد ملوک میں لیڈی ڈاکٹر عاصمہ اور سرکاری ڈاکٹر رات کے اڑھائی بجے ایک کمرہ میں رنگ رلیاں منانے میں مصروف تھے کہ اچانک وحشیانہ چیخ وپکار کی آوازیں آنے لگیں یہ سن کر چوکیدار اللّٰہ بخش اہل محلّہ سمیت دیوار پھلانگ کر کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لیڈی ڈاکٹر عاصمہ برہنہ حالت میں زمین پر تڑپ رہی ہے ﴿سیاہ رنگ کے سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے﴾ جبکہ سرکاری ڈاکٹر کے گرد سیاہ ناگ لپٹا ہوا تھا۔ دیہاتیوں نے سانپ کو مار دیا مگر لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر طبی امداد لینے سے پہلے ہی دم توڑ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس لیڈی ڈاکٹر کی شادی ۸ ماہ قبل ہو چکی تھی نیز دوران غسل لیڈی ڈاکٹر کی نعش پھٹ گئی جسے اہل محلّہ نے فوری طور پر سپرد خاک کر دیا۔

﴿روزنامہ پاکستان جون ۲۰۰۱ء بحوالہ رضائے مصطفٰے﴾

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! مقام عبرت ہے یہ دنیا فانی ہے ہوش کریں

ناگہ از گورت آید ایں صدا حسرتا واحسرتا واحسرتا ﴿بوعلی شاہ قلندر﴾

یعنی پھر تیری قبر میں صدائیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس

۱۰

بداعمالیوں کا وبال

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں سرگودھا کے ایک محلہ میں ایک مکان سے بہت سارے مرد اور عورتیں خوفزدہ ہو کر بھاگے جا رہے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک آدمی مر گیا ہے اس کے رشتہ دار اکٹھے تھے ابھی مردہ کو نہلانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ ایک بہت بڑا سانپ کہیں سے آ گیا اس نے میت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کی وجہ سے لوگ بھاگ رہے تھے۔ ہم اندر گئے تو واقعی سانپ تھا ہم نے میت کے لواحقین کو بتایا کہ یہ سانپ نہیں بلکہ اس کے اعمال کا وبال ہے۔ اس سے نجات کی ایک ہی صورت ہے کہ خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی جائے۔ جب دعاء کی تو سانپ غائب ہو گیا۔ پھر جب میت کو نہلا کر کفن پہنا کر قبر کے پاس لے گئے تو دیکھا کہ سانپ قبر میں موجود ہے۔ بڑی مشکل سے میت کو قبر میں اتارا گیا۔ پھر جونہی میت کو قبر میں رکھا تو سانپ میت کے ساتھ لپٹ گیا۔ لوگ جلدی سے قبر کو بند کر کے توبہ استغفار کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲ء

﴿۱۱﴾

﴿دین سے بیزاری اور بے ادبی کا وبال﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں جب میں قائد اعظم میڈیکل کالج میں پرنسپل تھا قریب کی بستی میں ایک ڈسپنسر اپنے کسی قریبی مریض کے بارے میں مجھ سے مشورہ کے لئے آیا کرتا تھا۔

ایک روز اس نے واقعہ سنایا کہ ہماری بستی میں ایک شخص فوت ہو گیا۔ جب اس پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو لوگوں نے اسے کلمہ پڑھنے کو کہا۔ اس نے موت کی سختی کی وجہ سے کلمہ شریف کو گالی دی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا انتقال ہو گیا اور جب اسے قبر میں دفن کرنے لگے تو دیکھا کہ اس کی قبر بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ لوگوں نے قبر بند کر دی اور دوسری جگہ قبر کھودی گئی اور جب میت کو قبر میں اتارنے لگے تو دیکھا کہ وہ بھی بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی حالت میں مردے کو قبر میں رکھ کر قبر بند کر دی گئی۔ ﴿روزنامہ پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲ء﴾

﴿۱۲﴾

﴿دین سے دوری کا انجام﴾

جناب محمد حسین خان ایم۔اے لکھتے ہیں آج سے تقریباً تین سال

قبل کا واقعہ ہے کہ ایک فوجی نوجوان لاہور سے چوبرجی کے پاس بس کے انتظار میں کھڑا تھا ان دنوں رائے ونڈ کا تبلیغی اجتماع ہو رہا تھا۔ تبلیغ والوں کی بسیں گذر رہی تھیں۔ فوجی ہاتھ دیتا رہا کوئی بس رک نہیں رہی تھی۔ ایک بس والوں نے بس روک کر فوجی کو بٹھا لیا۔ راستہ میں کسی نے اسے تبلیغی اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ فوجی نوجوان نے خرابیءِ صحت کا عذر پیش کیا۔ دعوت دینے والے نے کہا آپ کی صحت تو بظاہر قابل رشک ہے۔ آپ اجتماع میں شرکت نہ کریں لیکن جھوٹ تو نہ بولیں۔ اس پر فوجی نے پتلون کا ایک پائنچہ اونچا کر کے اپنی ٹانگ دکھائی تو معلوم ہوا کہ ٹخنے سے گھٹنے تک ٹانگ گلی ہوئی ہے۔ جیسے جلی ہوئی ہے۔ بس میں سوار سب لوگ متوجہ ہو گئے اور فوجی جوان سے حقیقت حال دریافت کی۔

اس نے بتایا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران اس کی نائٹ ڈیوٹی چونڈہ کے قبرستان کے پاس تھی۔ سنگین لگی ہوئی رائفل اور بیٹری میرے پاس تھی۔ ایک قبر سے چیخوں کی آواز مجھے سنائی دی۔ تجسس حال کے لئے میں نے سنگین سے قبر میں سوراخ کیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مردہ کی کھوپڑی پر ایک بڑا سا بچھو ڈنگ مار رہا ہے جس سے ہڈیوں کا ڈھانچہ اچھلتا ہے اور چیخوں کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے سنگین سے بچھو کو کھوپڑی سے علیحدہ کیا تو

بچھو قبر سے باہر نکل آیا اور میرا تعاقب کرنے لگا۔ میں گاؤں کی طرف بھاگا۔ گاؤں سے باہر پانی سے بھرا ہوا چھپڑ ﴿جوہڑ﴾ تھا میں اس میں داخل ہو گیا دوسری طرف میری ٹانگ ابھی چھپڑ میں تھی کہ بچھو بھی چھپڑ پر پہنچ گیا۔ بچھو نے پانی میں ڈنگ مارا تو پانی ابلنے لگ گیا اور میری جو ٹانگ پانی میں تھی وہ گل سڑ گئی۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اس کا بہت علاج کیا گیا مگر آرام نہ ہوا پھر بغرض علاج مجھے امریکہ بھیجا گیا مگر شفا نہیں ہوئی۔ عام لوگ جو بس میں سوار تھے عذاب الٰہی کا یہ نمونہ دیکھ کر سکتے میں آ گئے۔

﴿فریدیہ میگزین ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء﴾

﴿تنبیہ﴾

عذابِ الٰہی کا علاج ڈاکٹروں اور طبیبوں کے پاس کہاں ہے اس کا علاج یہی ہے:

اے کہ درخوابے ہمہ شب تا بروز
بہر گور خود چراغے بر فروز

اے ساری رات سونے والے غافل انسان اٹھ اور اپنی قبر کے لئے دیا ﴿چراغ﴾ جلا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی قبر منور کر۔

﴿۱۳﴾

﴿نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کا انجام﴾

﴿ایک امیر زادی کا واقعہ﴾

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب ''ذم الھوی'' میں لکھتے ہیں ابن نجیح نے اپنے ایک با اعتماد دوست کا واقعہ بیان کیا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کے قریب جو قبرستان ہے اس قبرستان کے مردے اپنی اپنی قبروں سے نکلے ہیں اور ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں حتیٰ کہ تمام اہل قبور ایک جگہ جمع ہو گئے پھر انہوں نے زاری شروع کر دی اور گڑگڑا کر دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ فلاں عورت جو صبح مر گئی ہے وہ ہمارے قبرستان میں دفن نہ ہو، یا اللہ ہمیں اس سے بچالے۔ یہ گریہ زاری سن کر میں نے ایک مردے سے پوچھا ماجرا کیا ہے، تم کیوں یہ دعا کر رہے ہو؟ اس نے بتایا یہ جو عورت آج مری ہے یہ جہنمی ہے۔ اگر یہ ہمارے قبرستان میں دفن کر دی گئی تو ہمیں اس کا عذاب دیکھنے کی تکلیف ہوگی۔ اس لئے ہم زاری کر رہے ہیں اور گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ یہ سن کر میں بیدار ہو گیا اور سخت متعجب ہوا۔ صبح ہوئی تو میں قبرستان کی طرف نکلا اور دیکھا کہ گورکن ﴿قبر کھودنے والے﴾ قبر کھود چکے

ہیں۔میں نے ان سے پوچھا یہ کس کے لئے بنائی گئی ہے؟انہوں نے بتایا ایک مالدار تاجر کی بیوی فوت ہوگئی ہے یہ اس کے لئے قبر کھودی گئی ہے۔میں نے ان کو رات والا منظر بتادیا۔قبر کھودنے والوں نے واقعہ سن کر قبر بند کردی۔ اب میں انتظار کرنے لگا کہ کیا ہوتا ہے۔تھوڑی دیر گزری تو چند آدمی آئے اور گورکنوں سے پوچھا کیا قبر تیار ہوگئی ہے؟انہوں نے جواباً کہا یہاں قبر نہیں بن سکتی کیونکہ نیچے کیچڑ ہے۔وہ آدمی یہ سن کر دوسرے ڈیرے پر چلے گئے چونکہ وہاں بھی یہ خواب والی بات پہنچ چکی تھی انہوں نے بھی قبر کھودنے سے انکار کردیا پھر وہاں سے وہ آدمی کسی دوسرے قبرستان گئے اور وہاں قبر بنوائی پھر میں جنازہ کی آمد کا انتظار کرنے لگا پھر اچانک شور اٹھا کہ جنازہ آرہا ہے میں بھی جنازہ کے ساتھ ہوگیا۔جنازہ کے ساتھ ایک جم غفیر تھا میں نے جنازہ کے پیچھے ایک خوبرو نوجوان کو دیکھا۔میرے پوچھنے پر مجھے بتایا گیا کہ یہ عورت ﴿میت﴾ کا بیٹا ہے اس کی اور اس کے باپ کی تعزیت کی جارہی تھی اور جب میت کو دفن کر دیا گیا تو میں ان دونوں کے قریب گیا اور کہا میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے اگر اجازت ہو تو بیان کردوں۔یہ سن کر باپ نے یعنی مرنے والی کے خاوند نے کہا مجھے خواب سننے کی ضرورت نہیں۔لیکن لڑکے نے کہا سنایئے!میں اسے تخلیہ میں لے گیا اور خواب بیان کردیا۔پھر اسے کہا تجھے چاہیے کہ تو اس بات

کی تفتیش کرے اور وجہ معلوم کرے کہ کیوں قبر والوں نے گڑگڑا کر دعائیں کی ہیں۔ اس نوجوان نے کہا اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں مگر اتنا جانتا ہوں کہ میری ماں شراب نوشی کرتی اور گانے سنتی نیز دیگر عورتوں پر بہتان لگایا کرتی تھی مگر یہ افعال اتنے سنگین نہیں کہ یہاں تک بات پہنچ جائے کہ مردے بھی دعائیں کریں کہ یہ ہم میں دفن نہ ہو۔ ہاں ہمارے گھر ایک بوڑھی عورت ہے جس کی عمر ننانوے سال کی ہے وہ میری ماں کی دایہ اور خدمتگار تھی اگر آپ چاہیں تو چلیں چل کر اس سے پوچھیں شاید وہ میری ماں کا کردار جانتی ہو۔ پھر ہم دونوں اس نوجوان کے گھر گئے۔ اس نوجوان نے مجھے ایک بالا خانے میں داخل کر دیا وہاں ایک معمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نوجوان نے بڑھیا کو میری طرف متوجہ کیا میں نے خواب بیان کر کے پوچھا اماں کیا تیرے پاس کچھ معلومات ہیں؟ یہ سن کر اس بڑھیا نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ اسے بخش دے وہ عورت بہت زیادہ بدکار تھی۔ اس پر نوجوان نے بڑھیا سے پوچھا کیا میری ماں شراب نوشی گانے سننا اور عورتوں پر بہتان لگانے کے سوا بھی گناہ کرتی تھی؟ بڑھیا نے کہا بیٹا اگر تو برا نہ مانے تو میں بتا دیتی ہوں کیونکہ اس آدمی نے جو خواب بیان کیا ہے یہ تیری ماں کے گناہوں کے سامنے معمولی ہے۔ یہ سن کر نوجوان نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تو ہمیں بتائے تا کہ ہم ایسے کردار سے بچ

جائیں اور عبرت حاصل کریں۔ یہ سن کر بڑھیا رو کر کہنے لگی خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں کئی سال سے توبہ کر چکی ہوں اور مجھے امید تھی کہ تیری ماں بھی توبہ کر لے گی مگر اس نے توبہ نہ کی۔ اب میں تمہیں تین کارنامے تیری ماں کے سناتی ہوں۔

تو اس بڑھیا نے اس عورت کے لڑکے کو مخاطب کر کے کہا کہ تیری ماں بہت بڑی بدکار تھی۔ ہر دن ایک دو نوجوان اس کے گھر آتے تھے جن سے وہ اپنی خواہش پوری کرتی تھی اور تیرا باپ بازار میں کام کرتا تھا۔ پھر تو جب جوانی کو پہنچا تو تو نہایت وجیہہ نوجوان تھا میں دیکھا کرتی تھی کہ تیری ماں تیری طرف شہوت کی نظر سے دیکھا کرتی تھی حتیٰ کہ ایک دن تیری ماں نے مجھ سے کہہ دیا کہ میں اپنے بیٹے پر فریفتہ ہو گئی ہوں لہٰذا کسی طریقہ سے اس کو میری طرف راغب کر میں نے سن کر تیری ماں سے کہا بیٹی یہاں تک کیوں جاتی ہے۔ تیرے لئے اور بہت سارے نوجوان ہیں جن سے تو اپنی خواہش پوری کرا سکتی ہے۔ لہٰذا بیٹی تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس ارادے سے باز آ جا تو تیری ماں کہتی نہیں مجھے اس کے سوا صبر نہیں تو میں نے تیری ماں سے پوچھا تو اس مقصد میں کیسے کامیاب ہو سکتی ہے حالانکہ تیرا بیٹا ابھی نو عمر ہے تو خواہ مخواہ بدنام ہو گی لہٰذا خدا کے لئے اس ارادے سے باز آ جا تو تیری ماں نے مجھ سے کہا اماں تو میری مدد کرے تو میں کامیاب ہو سکتی ہوں میں نے پوچھا کیا حیلہ

کیا جائے تو تیری ماں نے کہا فلاں گلی فلاں مکان میں ایک عرضی نویس ہے وہ رقعے ﴿خط﴾ لکھ کر مردوں عورتوں کے ملاپ کراتا ہے اور اجرت لیتا ہے تو اس کو کہہ کہ وہ میرے بیٹے کو تحریر لکھے اور نام لئے بغیر کہے کہ ایک دوشیزہ تجھ سے عشق کی حد تک محبت کرتی ہے وہ تجھ سے فلاں جگہ فلاں وقت ملاپ چاہتی ہے۔اس بوڑھی عورت نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا اور جب تجھے میں نے وہ خط دیا تو تو بھی فریفتہ ہو گیا اور تو نے لکھ دیا کہ مجھے منظور ہے فلاں وقت میں آجاؤں گا تو میں نے وہ خط تیری ماں کو لا کر دے دیا تیری ماں نے وہ جواب پڑھ کر کہا اماں تو میرے بیٹے سے کہو کہ فلاں وقت فلاں جگہ آجائے اور تو فلاں بالا خانہ اچھی طرح تیار کر اور اس میں فروٹ اور خوشبو وغیرہ کا انتظام بھی کر اور تو میرے بیٹے کو یہ بھی کہہ کہ جس عورت نے تجھے بلایا ہے وہ ابھی دوشیزہ ہے وہ روشنی کو پسند نہیں کرتی بلکہ یہ کام اندھیرے میں بہتر رہے گا تاکہ تمہارے والدین کو شک نہ گذرے پھر میں تیرے پاس آئی تھی تو تو نے یہ بات مان لی اور رات کا وقت مقرر ہوا میں نے تیرا جواب تیری ماں کو پہنچا دیا تو اس نے بہترین کپڑے پہنے اور عمدہ خوشبو لگائی اور وہ اس بالا خانہ میں پہنچ گئی اور پھر تو بھی پہنچ گیا اور پھر داد عیش سحری تک جاری رہا پھر تو وہیں سو گیا تو میں نے صبح کے وقت آکر تجھے جگایا۔پھر چند دنوں کے بعد تیری ماں نے

مجھ سے کہا اماں میں اپنے ہی بیٹے سے حاملہ ہوگئی ہوں۔اب کیا کروں تو میں نے کہا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تو کیا کرے لیکن تیری ماں کسی حیلہ بہانے سے تجھ سے اپنی خواہش پوری کرتی رہی تا آنکہ ولادت کے وقت تو تیری ماں نے تیرے باپ سے کہا کہ میں بیمار ہوں میں چاہتی ہوں کہ کچھ دن اپنی ماں کے ہاں رہ آؤں تو تیرے باپ نے اجازت دے دی۔ پھر میں اور تیری ماں تیری نانی کے گھر چلی گئیں وہاں ایک کمرہ میں رہائش رکھ لی اور جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں ایک دایہ کو بلا کر لائی تو تیری ماں کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو کہ تیری ماں نے مار دیا پھر ہم نے وہ بچہ دفن کر دیا کچھ دنوں کے بعد ہم دونوں واپس آ گئیں کچھ دن گذرے کہ تیری ماں نے مجھ سے کہا اب پھر اپنے بیٹے سے خواہش پوری کرانا چاہتی ہوں تو میں نے کہا بیٹی جو کچھ ہو چکا وہ تیرے لئے کافی نہیں تو تیری ماں نے کہا مجھے صبر نہیں ہے اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔الخ

پھر جب وہ بڑھیا دوسرا واقعہ سنانے لگی تو اس عورت کے بیٹے نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی اماں بس کر اتنا ہی کافی ہے۔اللہ تعالیٰ میری ماں پر لعنت کرے اور ساتھ تجھ پر لعنت ہو یہ کہہ کر وہ کھڑا ہوا اور میں بھی اس کے ساتھ اٹھ کر آ گیا۔

کاش کہ وہ بڑھیا دوسرے دو واقعات بھی سنا دیتی۔

﴿ذم الھوی صفحہ ۳۴۰ مصنفہ علامہ ابن جوزی﴾

تنبیہ

وہ تو ایک امیر زادی تھی لیکن اب پاکستان میں سینکڑوں امیرزادیاں اور امیرزادے جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے جیسے کہ ان کے ٹی وی پروگرام گواہی دے رہے ہیں تو ایسے امیرزادے اور امیرزادیاں اللہ جبار وقہار کا کڑا حکم بھی سن لیں ان الذین یحبو ن ان تشیع الفا حشۃ فی الذین آمنو ا لھم عذاب الیم فی الدنیا و الآخر ۃ . ﴿قرآن مجید سورہ نور﴾

یعنی جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے لا تستو ی الحسنۃ و لا السیئۃ . نیکی اور بدی برابر نہیں ۔ جتنا انسان نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا تا جائے گا اتنا ہی وہ سزا کا حقدار ٹھہرے گا ۔ حتیٰ کہ تمام اہل قبور ”برے کام کرنے والوں سے“ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ﴿العیاذ باللہ﴾

﴿۱۵﴾

﴿شراب نوشی کا انجام﴾

عوام بن حوشب فرماتے ہیں میں ایک بستی میں گیا اور بستی کے

قریب ہی قبرستان تھا۔ جب عصر کا وقت ہوا تو دیکھا ایک قبر کھل گئی۔ اس میں سے ایک شخص نکلا جس کا سر گدھے کے سر جیسا تھا۔ وہ تین بار گدھے کی طرح ہینگا پھر وہ قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہوگئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تو مجھے بتایا گیا یہ شرابی تھا، جب شراب پیتا پھر ہوش میں آتا تو اس کی ماں اس کو نصیحت کرتی اے بیٹا اللہ تعالیٰ سے ڈر تو یہ جواب میں کہتا ماں تو گدھے کی طرح ہینگتی ہے۔ پھر وہ عصر کے وقت مرا۔ اب یہ ہر روز عصر کے وقت قبر سے نکلتا ہے اور تین بار ہینگتا ہے پھر قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

﴿شرح الصدور صفحہ ۱۷۱﴾

﴿۱۶﴾

﴿شراب نوشی کا انجام﴾

عبدالمالک بن مروان سے منقول ہے کہ ایک نوجوان روتا ہوا ان کے پاس آیا جو کہ بڑا ہی غمگین تھا۔ آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ میں قبریں کھودا کرتا ہوں اور میں عجیب وغریب مناظر دیکھا کرتا ہوں۔ میں نے ایک مردے کی قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہے میں ڈر کر باہر نکلنے لگا تو کسی

نے مجھے آواز دی اے جانے والے! تو اس مردے کے متعلق سوال کیوں نہیں کرتا کہ اس کا منہ قبلہ سے کیوں پھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا بتایئے کہ کیوں منہ پھرا ہوا ہے تو اس نے کہا یہ نماز کو معمولی جانتا تھا۔ یعنی نماز کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا۔ اے امیر المؤمنین پھر ایک دن میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ وہ مردہ خنزیر بنا ہوا ہے اور وہ زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے میں ڈر کر نکلنے لگا تو کوئی کہنے والا کہتا ہے ارے تو کیوں نہیں پوچھتا کہ یہ خنزیر کیوں بنا دیا گیا ہے اور کیوں زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے میں نے پوچھا تو جواب ملا یہ شرابی تھا اور توبہ کے بغیر ہی مر گیا ہے۔ پھر میں نے ایک اور قبر کھودی تو دیکھا کہ مردے کو میخوں کے ساتھ زمین میں ٹھونکا گیا ہے اور اس کی زبان گدی سے نکالی گئی ہے یہ دیکھ کر باہر نکلنا چاہا تو آواز آئی تو پوچھتا کیوں نہیں، میں نے کہا فرمایئے تو جواب ملا یہ پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور ادھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر کیا کرتا تھا۔ ﴿چغل خور تھا﴾۔ پھر میں نے ایک اور قبر کھودی تو دیکھا کہ ساری قبر میں آگ بھڑک رہی ہے میں ڈر کر نکلنے لگا تو آواز آئی کہ تو پوچھتا کیوں نہیں کہ قبر شعلہ زن کیوں ہے۔ میں نے پوچھا تو جواب ملا یہ بے نماز تھا اس لئے اس کو سزا ملی ہے پھر ایک اور قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کی قبر تا حد نگاہ کھلی ہے اور اس قبر میں نور چمکتا ہے اور وہ مردہ چارپائی

پر آرام سے سو رہا ہے اور اس سے نور چھلک رہا ہے اور بہترین لباس پہنا ہوا ہے یہ دیکھ کر میں واپس ہونے لگا تو آواز آئی کہ پوچھتا کیوں نہیں یہ انعام کیوں ہے میں نے کہا فرمایئے یہ انعام کس عمل کا ہے تو فرمایا یہ نوجوان خوش بخت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی مشغول رہا کہ اسے موت آگئی۔

یہ واقعات سن کر خلیفہ عبدالمالک نے کہا اس واقعہ میں بدکرداروں کے لئے عبرت اور فرماں برداروں کے لئے بشارت ہے۔ ﴿الزواجر: ص ۱۶۰﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکوکاروں میں رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۱۷﴾

﴿بدکاری کا انجام﴾

حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ کچھ مرد اور عورتیں نہایت ہی بری اور ابتر حالت میں ہیں۔ گندگی بدبو پھیل رہی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زانی یعنی بدکار مرد اور بدکار عورتیں ہیں۔

﴿شرح الصدور صفحہ ۱۷﴾

﴿۱۸﴾

﴿فیشن ایبل کا انجام﴾

روزنامہ انصاف کی ۱۰ جون ۲۰۰۱ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل واقعہ شائع ہوا۔

غالباً شعبان ۱۴۱۴ھ کا آخری جمعہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی نے حلفاً بیان کیا کہ میرے ایک عزیز کی نوجوان بیٹی فوت ہوگئی اور جب ہم تدفین ﴿دفن﴾ کرنے سے فارغ ہو کر واپس جانے لگے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا اس کا ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر ہی میں رہ گیا ہے چنانچہ مجبوراً ہم نے جاکر دوبارہ قبر کھودنی شروع کی جوں ہی ہم نے قبر سے سل ہٹائی تو خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس لڑکی کو ہم نے دفنایا تھا وہ کمان کی طرح ٹیڑھی ہے اور اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگھی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی ڈال کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر میں آکر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ لڑکی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی۔ ابھی فوت

ہونے سے چند روز پہلے اس کے رشتہ داروں میں ایک شادی تھی تو اس متوفیہ نے فیشن کے مطابق بال کٹوا کر بن سنور کر شرکت کی تھی۔

﴿رضائے مصطفےٰ ربیع آخر ۱۴۲۲ھ﴾

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستان غم پڑھ کر ہماری بہنیں عبرت حاصل نہیں کریں گی کیا خاندانی رواج قبر و دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا مقام عبرت ہے۔

﴿۱۹﴾

﴿نماز میں سستی کا انجام﴾

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے دیکھا کچھ لوگ ہیں جن کے سر پتھر سے کوٹے جا رہے ہیں۔ مجھے بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جاتے تھے اور نمازوں کو قضا کر کے پڑھتے تھے۔

﴿شرح الصدور صفحہ ۷۰﴾

﴿۲۰﴾

﴿پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کرنے کا انجام﴾

سیدنا یعلی بن مرہ صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا۔قبرستان کے قریب سے گذرے تو میں نے آہٹ سنی اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے آہٹ سنی؟ فرمایا کیا تو نے سنی ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔تو فرمایا اس قبر والے کو دو ایسی باتوں کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے جن کو یہ معمولی سمجھتا تھا۔عرض کیا وہ کیا ہیں۔ فرمایا یہ چغلی کیا کرتا تھا اور پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۶۷﴾

﴿۲۱﴾

﴿ابوجہل کو سزا﴾

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں بدر کے مقام پر جارہا تھا کہ اچانک ایک شخص ایک گڑھے سے نکلا جس کے گلے میں زنجیر تھی اس نے مجھ سے کہا اے عبداللہ مجھے پانی پلا۔اتنے میں اسی گڑھے سے ایک اور شخص نکلا جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔اس نے کہا اے عبداللہ اس کو پانی مت پلاؤ کیونکہ یہ کافر ہے۔پھر اسے کوڑوں سے مارتے مارتے اسی گڑھے میں دھکیل دیا۔پھر جب میں مدینہ منورہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل تھا اور وہ کوڑوں والا عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

﴿شرح الصدور صفحہ ۶۷﴾

۲۲

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں بے ادبی کا انجام

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں مجھے کسی نے بلایا کہ ایک شخص فوت ہو گیا ہے اسے غسل دیجئے۔ میں گیا اور اس میت کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا ایک سانپ اس کے گلے میں لپٹا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیسا آدمی تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔

(شرح الصدور صفحہ ۶۲)

۲۳

صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بے ادبی کا وبال

عبداللہ بن محمد حنبلی نے بتایا کہ ہم کچھ لوگ قافلہ کی صورت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم میں سے ایک شخص جو بہت زیادہ نمازیں پڑھتا تھا وہ راستہ میں مر گیا۔ اب اس کی قبر کھودنے کے لئے پریشانی ہوئی کہ کس چیز سے قبر کھودیں۔ ہمیں ایک خیمہ نظر آیا۔ ہم وہاں گئے تو ایک بڑھیا بیٹھی تھی اور اس خیمہ میں ایک کلہاڑا پڑا ہوا تھا۔ ہم نے بڑھیا سے کہا یہ کلہاڑا

ہمیں دے ہم قبر کھود کر واپس کر دیں گے۔ مگر وہ دینے کو تیار نہ ہوئی۔ ہم نے اصرار کیا تو اس نے کہا تم اللہ تعالیٰ کے نام کا وعدہ کرو کہ کلہاڑا تم واپس کرو گے۔ ہم نے اسے عہد دے دیا۔ ہم کلہاڑا لے کر آئے اور قبر کھودی پھر مردے کو اس قبر میں دفن کر دیا اور ساتھیوں سے کہا کلہاڑا اٹھاؤ بڑھیا کو واپس کریں اور چلیں مگر کلہاڑا نہ ملا آخر کار اس نتیجہ پر پہنچے کہ کلہاڑا قبر میں رہ گیا ہے۔ قبر کھودی تو دیکھا کہ وہ کلہاڑا اس میت کے گلے میں طوق بنا ہوا ہے۔ ہم نے قبر بند کر دی اور بڑھیا سے جا کر معذرت کی کہ اب کلہاڑا نہیں نکل سکتا۔ اس بڑھیا نے کلمہ شریف پڑھا اور بتایا کہ میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئی تو سرکار نے فرمایا یہ کلہاڑا اسنبھال کر رکھنا کیونکہ یہ کلہاڑا ایسے شخص کے گلے کا طوق بنے گا جو ابوبکر اور عمر ﴿رضی اللہ عنہما﴾ کی شان میں نکتہ چینی کرتا ہوگا ﴿جاؤ تمہارا یہ ساتھی صحابہ کرام کا دشمن تھا﴾۔ ﴿الاسالیب البدیعۃ صفحہ ٦٤﴾

﴿٢٤﴾

﴿بے ادبی کا وبال﴾

امام اعمش فرماتے ہیں ایک شخص نے سیدنا امام محمد باقر کے مزار شریف پر پاخانہ کر دیا تو وہ آخری دم تک بھونکتا رہا۔ بھونکتا مر گیا حتیٰ کہ اس کی قبر سے بھی بھونکنے اور چیخنے کی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ٢٧﴾

﴿۲۵﴾

﴿ابن زیاد کا انجام﴾

عمارہ بن عمیر اور یزید بن زیاد بیان کرتے ہیں جب ابن زیاد ﴿جس نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرادیا تھا﴾ مرگیا تو اس کے سر کو رکھا گیا، اچانک ایک زہریلا سانپ آیا جسے دیکھ کر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ سانپ ابن زیاد کے نتھنوں سے اندر داخل ہو کر منہ سے نکل کر پھر منہ میں داخل ہو کر ناک سے نکل گیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہی کیا۔ پھر سانپ چلا گیا۔ پھر آ گیا۔ اس سانپ نے کئی بار ایسا ہی کیا۔ پتہ نہیں چلتا تھا کہ سانپ کہاں سے آتا ہے اور کہاں چلا جاتا ہے۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۲۷﴾

﴿۲۶﴾

﴿یزید کی حمایت کا وبال﴾

محمد بن سعید بیان کرتے ہیں کہ مسلم بن عقبہ جب یزید کے حکم سے مدینہ منورہ آیا اور لوگوں کو یزید کی بیعت پر مجبور کیا کہ یزید کی اطاعت کی جائے خواہ جائز کام ہو خواہ ناجائز۔ یہ سن کر ایک قریشی نوجوان نے کہا نہیں ہم تو صرف جائز کاموں میں یزید کی اطاعت کریں گے۔ مسلم بن عقبہ نے اسے

قتل کر دیا تو اس قریشی کی ماں نے قسم کھائی کہ میرا بس چلا تو میں مسلم بن عقبہ کو آگ میں جلاؤں گی زندہ کو یا مرے ہوئے کو۔ پھر جب مسلم بن عقبہ مدینہ سے نکلا تو راستے میں مر گیا اور اس کو دفن کر دیا گیا۔ یہ سن کر قریشی کی ماں اپنے غلاموں کو لے کر اس ظالم کی قبر پر گئی اور کہا اس کی قبر کھودو۔ جب قبر کھودی تو دیکھا کہ ایک زہریلا سانپ اس کی گردن پر لپٹا ہوا ہے اور اس کی ناک کو گرفت میں لیا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر بند کر دی۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۷۳﴾

﴿۲۷﴾

﴿غسل جنابت نہ کرنے وبال﴾

ابان بن عبداللہ بجلی بیان کرتے ہیں ہمارا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ ہم نے اسے غسل کفن دے کر اُٹھایا اور قبرستان لے گئے۔ قبر کھودی گئی ہم نے دیکھا کہ اس کی قبر میں ایک بلی جیسا جانور رہے۔ ہم نے اسے ڈرایا تو وہ جانور نہ نکلا۔ اس قبر کو بند کر کے دوسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہاں بھی وہ جانور موجود تھا پھر تیسری جگہ قبر کھودی تو وہ وہاں بھی موجود تھا۔ لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا اور میت کو اسی طرح دفن کر دیا اور جب قبر پر مٹی ڈالی تو زبردست دھما کہ ہوا پھر لوگ اس کے گھر پہنچے اور اس کی بیوی سے پوچھا اس کا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے اسے یہ وبال آیا، بیوی نے بتایا کہ جنابت کا غسل نہیں کیا کرتا تھا۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۷۵﴾

۲۸

دین سے دوری کا انجام

تاریخ مقریزی میں ہے ایک شخص نے بتایا کہ ایک عورت مرگئی اس کو دفن کر دیا گیا۔ بعد میں اس عورت کے خاوند نے دیکھا کہ وہ رومال جس میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ کہاں گیا۔ آخر کار اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ قبر میں رہ گیا ہے۔ بستی کے مولوی صاحب کو ساتھ لے کر قبر پر گیا۔ قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کی بیوی کے پاؤں اس کے بالوں سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ جکڑی ہوئی ہے۔ خاوند نے کوشش کی کہ اس کو چھڑائے مگر کامیاب نہ ہوا۔ پھر اس نے زور سے کھینچا تا کہ یہ کنڈل چھوٹ جائے تو وہ دونوں خاوند بیوی نیچے دھنسا دیے گئے حتیٰ کہ پتہ نہ چل سکا کہ کدھر گئے۔

یہ دیکھ کر مولوی صاحب بے ہوش ہو گئے اور ایک دن رات بے ہوش ہی رہے جب ہوش میں آئے تو واقعہ بیان کیا۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۷۵﴾

اے میرے مسلمان بھائی ہمیں خواب غفلت چھوڑ کر ہوش میں آنا چاہئے۔ ہم مندرجہ بالا واقعات کو غور سے پڑھیں، پھر پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نفسانی خواہشات میں مگن رہیں اور وقت گزر جائے پھر ہماری قبروں سے آوازیں آنے لگیں۔

ناگہ از گورت برآید ایں صدا　　حسرتا واحسرتا واحسرتا

ترجمہ:

پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس لیکن اُس وقت کا افسوس کھانا کچھ فائدہ نہ دے گا اب وقت ہے کہ ہم ہوش کریں مندرجہ بالا واقعات کو بار بار پڑھیں عبرت کی نگاہ سے پڑھیں شائد ہماری آنکھوں کے سامنے جو غفلت کے دبیز موٹے پردے ہیں اُٹھ جائیں اور ہم اپنا مستقبل سنوار سکیں قبر میں جا کر تو پردے خود بخود اُٹھ جائیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: **فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید.** اے غافل انسان آج ہم نے تجھ سے پردے ہٹا دیئے ہیں۔ آج تیری نظر بڑی تیز ہے یعنی آج تیری نظر دیکھ رہی ہے کہ دنیا میں کیا کرنا چاہیئے تھا اور کس لئے مجھے دنیا میں بھیجا گیا تھا اور کیا کر کے آیا ہوں۔

خاص کر ان حضرات کی خدمت میں اپیل ہے جو کہ سرکاری محکموں کے ساتھ وابستہ ہیں جو کہ سرخ فیتہ کے سایہ میں چل رہے ہیں جب تک ہاتھ گرم نہیں ہوتا کسی کا کام نہیں کرتے۔ الا ماشاء اللہ اب تو ہزاروں میں سے کوئی خوش نصیب ہو گا جو رشوت کی لعنت سے بچتا ہو گا ورنہ سارا معاشرہ ہی اسی گندے کاروبار میں ملوث ہے۔ کوٹھیاں بھی ہیں عالیشان رہائش گاہیں بھی ہیں بہترین سواریاں

اور قسماقسم کی جائدادیں بھی موجود ہیں لیکن پھر بھی پیٹ نہیں بھرتا نہ قبر کا ڈر ہے نہ قیامت کا خوف ہے۔ نہ خدا تعالیٰ سے شرم ہے نہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا پاس ہے نہ غریبوں پر رحم آتا ہے کیوں کہ چشم بصیرت بے رحم اور خیرہ ہو چکی ہے۔ اوپر والے نیچے والوں کو روک نہیں سکتے کیونکہ ان اوپر والوں کا اس ناجائز کمائی میں حصہ مقرر ہوتا ہے وہ کیسے نیچے والوں کو روکیں۔ سارے ہی ظلم میں شریک ہیں۔ شیطان نے اس چکر میں جکڑا ہوا ہے کہ جناب تنخواہ پر گزارہ نہیں ہوتا۔

اے میرے عزیز! یہ صرف اور صرف شیطانی چکر ہے ورنہ گزارہ کیوں نہیں ہوتا۔

دو واقعات سنیں اور عبرت حاصل کریں۔

۱

توبہ کی برکات

فیصل آباد کے ایک ریٹائرڈ گرداور نے فقیر کو یہ واقعہ سنایا کہ ہندوستان میں ایک پٹواری تھا جس کا نام غلام محمد تھا۔ وہ بڑا راشی تھا۔ اس فریق سے بھی رشوت لیتا اُس فریق سے بھی رشوت لیتا مگر کام کسی کا بھی صحیح طور پر نہ کرتا۔ ایک دن وہ پٹواری گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ گرمی شدت کی تھی، اس نے دیکھا کہ برلب سڑک ایک خانقاہ ہے وہاں ہرے بھرے درخت بھی ہیں، غسل خانے بھی ہیں نہانے

دھونے کا انتظام ہے، پٹواری صاحب کے دل میں خیال آیا کہ دوپہر کا وقت ہے گرمی شدت کی ہے میں چند گھڑیاں ستا لوں۔ وہ گھوڑے سے اترا گھوڑا ایک درخت سے ساتھ باندھ دیا، خود غسل خانے میں گیا، غسل کیا جب فارغ ہو کر غسل خانے سے باہر آیا تو دیکھا ایک درویش مزار کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر پٹواری صاحب کا پارہ چڑھ گیا۔ اس درویش کو جھڑک دیا اور کہا ارے تجھے یہاں کیا ملتا ہے۔ اس درویش نے کہا چوہدری صاحب آپ بھی یہاں بیٹھ کر دیکھ لیں کہ کیا ملتا ہے۔ یہ بات پٹواری کے دل میں اتر گئی اور اس خیال سے کہ دیکھوں یہاں کیا ہوتا ہے۔ مزار شریف کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔ صاحب مزار کی ایسی توجہ ہوئی کہ پٹواری کو زاری شروع ہو گئی، وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی، اے اللہ میں تباہ ہو گیا، یا اللہ میں گناہوں میں ڈوب گیا، اے میرے پروردگار میری سچی توبہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا کسی سے رشوت نہیں لوں گا۔ بار بار توبہ کا تکرار کرتا رہا زاری تھمتی نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے اپنے پر کنٹرول کیا۔ گھر آیا بیوی کو بلایا جو کہ کسی ریٹائر تحصیل دار کی بیٹی تھی اس سے کہا میں اب توبہ کر کے آیا ہوں اب میں رشوت نہیں لوں گا، میری چار روپے تنخواہ ہے ﴿اس زمانے کے لحاظ سے﴾ اگر تو تنخواہ پر گزارہ کر سکتی ہے تو تو میری بیوی اور میں تیرا خاوند اور اگر اس تنخواہ پر گزارہ نہیں کر سکتی تو تُو بھائیوں کو بلا لے اور جو بات کل ہونی ہو وہ آج ہی کر لو، بیوی بڑی سٹپٹائی کہ

سفید پوشی ہے بچے سکول بھی جاتے ہیں، کیسے گزارہ ہوگا، اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہوسکتی۔ بیوی اپنے بھائیوں کو بلالائی۔ بھائیوں نے بھی پٹواری کو سمجھانے کی کوشش کی کہ رشوت کے بغیر کیسے گزارہ ہوگا۔اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہوسکتی۔اپنی بہن سے پوچھ لو اگر یہ تنخواہ میں گزارہ کرسکتی ہے تو بہتر ورنہ اس کا راستہ الگ ہے میرا راستہ الگ ہے۔جو بات کل ہونی ہے آج ہی کرلو، بھائیوں نے بہن سے پوچھا اس نے تھک ہار کر کہا میں کس کس کا منہ دیکھوں گی جیسے بھی ہو گزارہ کروں گی پھر اس پٹواری نے ایک بکری رکھ لی، جب اپنے کام پر جاتا بکری کا دودھ گڑوی میں ساتھ لے جاتا، بھوک لگے تو تھوڑا سا دودھ پی لے پیاس لگے تو دودھ میں پانی ملا کر پی لے اسی پر گزارہ چلتا رہا، اب اس کو چین تھا، دل مطمئن تھا وہ پہلے والی بے قراری نہ رہی، اب جبکہ خوف خدا دل میں آگیا تو لوگوں کے کام بے لوث سرانجام پانے شروع ہوگئے۔

ایک دن اس علاقہ کا تحصیلدار دورہ پر آیا۔علاقہ کے سارے پٹواری اکٹھے ہوئے اس نے فائلیں دیکھیں تو جگہ جگہ غلام محمد، غلام محمد لکھا دیکھا، تحصیلدار نے پوچھا یہ غلام محمد کون ہے۔اس نے بڑے کام کیے ہیں۔ دوسرے پٹواریوں نے اس غلام محمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ